جلد ۲۹ | ۱۶ - ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۲۱ - ماہ رجب ۱۳۶۰ ھ | ۱۶ - ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸۶

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ - ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خدمت دین

احمدیت کے مقابلہ میں مخالفین کی ناکامی اور نامرادی کی ایک بہت بڑی دلیل یہ بھی ہے۔ کہ وہ بیہودہ اور فرسودہ اعتراضات کو آئے دن دہراتے رہتے ہیں حالانکہ وہ اعتراضات نہ تو اپنے اندر کوئی معقولیت رکھتے ہیں۔ اور نہ ان کی بنیاد دیانت پر ہوتی ہے۔ بلکہ سراسر دھوکا اور فریب پر ان کا دارومدار ہوتا ہے:۔

اخبار "زمیندار" عام طور پر اسی قسم کی بیہودگی کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ ۱۲ اگست کے پرچہ میں "مرزائیات" کے عنوان سے اس نے جو اعتراض نقل کیا ہے۔ اس میں اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ "قریب قریب زندگی کے ہر شعبہ میں روپیہ بٹورنے کے ڈھنگ نکال رکھے تھے" اور پھر ثبوت یہ دیا گیا ہے کہ:

"الہامی صاحب کے منجھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد ایم۔ اے کتاب سیرۃ المہدی میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک مالدار آدمی کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس نے مولوی عبدالعزیز صاحب جو پٹیالہ میں خلیفہ محمد حسین کے مصاحبوں میں تھے۔ کہا۔ کہ مرزا صاحب سے میرے لئے دعا کراؤ۔ کہ میرے لڑکا پیدا ہو۔ مرزا صاحب سے درخواست کی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ ایک لاکھ روپیہ دے۔ یا دینے کا وعدہ کرے۔ تو ہم اس کے لئے دعا کریں گے۔ جب اُسے یہ بات کہی گئی۔ تو وہ اس سودے پر راضی نہ ہوا۔ اور لاولد ہی فوت ہو گیا (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ ۲۳۹)"۔

اس کے بعد لکھا ہے۔

"مرزائیوں سے سوال ہے۔ کہ ان کے پیر و مرشد نے جس جنس یعنی دعاؤں اور تسلیم حقائق و معارف کی جو دوکان کھول رکھی تھی۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت شرعاً کہاں جائز ہے"!

معلوم ہوتا ہے بناء فاسد علی الفاسد کی مثال اسی موقعہ کے لئے وضع کی گئی ہے۔ اول تو بالکل غلط دعوٰی کیا گیا ہے۔ پھر باوجود کتاب کا صفحہ تک لکھ دینے کے یہ سمجھ کر بالکل جھوٹا ثبوت پیش کر دیا گیا ہے کہ نہ ہر شخص کے لئے ممکن ہے۔ کہ اسے اصل کتاب مل سکے۔ اور نہ ہر شخص اصل حوالہ پڑھ سکے گا۔ اس طرح دیانت داری کے گلے پر کُند چھُری پھیر کر سوال کر دیا گیا ہے۔ کہ کیا ان چیزوں کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے۔ حالانکہ اصل حوالہ حسب ذیل ہے:۔

"خلیفہ محمد حسین صاحب وزیر پٹیالہ کے مصاحبوں اور ملاقاتیوں میں ایک مولوی عبدالعزیز صاحب ہوتے تھے۔ جو کوم ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا ایک دوست تھا۔ جو بڑا امیر کبیر اور صاحب جائداد تھا۔ اور لاکھوں روپے کا مالک تھا۔ مگر اس کے کوئی لڑکا نہ تھا۔ جو اس کا وارث ہوتا۔ اس نے مولوی عبدالعزیز صاحب سے کہا۔ کہ مرزا صاحب سے میرے لئے دعا کراؤ۔ کہ میرے لڑکا ہو جائے۔ مولوی عبدالعزیز نے مجھے بلا کر کہا۔ کہ ہم تمہیں کرایہ دیتے ہیں۔ تم قادیان جاؤ۔ اور مرزا صاحب سے اس بارہ میں خاص طور پر دعا کے لئے کہو۔ چنانچہ میں قادیان آیا۔ اور حضرت صاحب سے سارا ماجرا عرض کر کے دعا کے لئے کہا۔ آپ نے اس کے جواب میں ایک تقریر فرمائی جس میں دعا کا فلسفہ بیان کیا۔ اور فرمایا۔ کہ محض رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لئے ایک خاص قلبی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جب آدمی کسی کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو اس کے لئے ان دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ یا تو اس شخص کے ساتھ کوئی ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو۔ کہ اس کی خاطر دل میں ایک خاص درد اور گداز پیدا ہو جائے۔ جو دعا کے لئے ضروری ہے اور یا اس شخص نے کوئی ایسی دینی خدمت کی ہو۔ کہ جس پر دل سے اس کے لئے دعا نکلے۔ مگر یہاں نہ تو ہم اس شخص کو جانتے ہیں۔ اور نہ اس نے کوئی دینی خدمت کی ہے۔ کہ اس کے لئے ہمارا دل پگھلے۔ پس آپ جا کر اسے یہ کہیں۔ کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے ایک لاکھ روپیہ دے یا دینے کا وعدہ کرے۔ پھر ہم اس کے لئے دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ پھر اللہ اسے ضرور لڑکا دے دیگا۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے جا کر یہی جواب دے دیا۔ مگر وہ خاموش ہو گئے اور آخر وہ شخص لاولد ہی مر گیا۔ اور اس کی جائداد اس کے دور دور کے رشتہ داروں میں کئی جھگڑوں اور مقدموں کے بعد تقسیم ہو گئی"! (سیرۃ المہدی حصہ اول ۲۵)

اس حوالہ سے جہاں یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ تو آپ نے اس موقعہ پر کسی رنگ میں ذاتی فائدہ حاصل کرنے کی خواہش نہیں کی

بلکہ اور رتو دعا کا یہ فلسفہ بیان فرمایا۔ کہ یا تو دعا کرانے والے سے دعا کرنے والے کا ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو کہ اس کی خاطر دل میں ایسا درد اور گداز پیدا ہو سکے۔ جو قبولیت کے لئے ضروری ہے۔ یا پھر دعا کرانے والے نے دین کی کوئی ایسی خدمت کی ہو۔ کہ اس کی قربانی کو دیکھ کر اس کی ہمدردی میں دل پگھلے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ وہ فلسفہ ہے۔ جس کا کوئی ایسا شخص انکار نہیں کر سکتا۔ جو قبولیت دُعا کی تھوڑی بہت چاشنی سے بہرہ ور ہو اس کے بعد آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مجھے میری ذات کے لئے کچھ دیا جائے بلکہ یہ فرمایا کہ اسلام کی خدمت کے لئے دیا جائے یا دینے کا وعدہ کیا جائے۔ اور ظاہر ہے جو شخص خدمت دین کے لئے اس قدر قربانی کرتا ہے۔ اس کے لئے دین کے ہر شیدائی کے دل میں ضرور ہمدردی پیدا ہو سکتی۔ اور اس کی خاطر دل سے دُعا نکلتی ہے۔ پس ایک امیر کبیر کو خدمت دین کے لئے اس وقت روپیہ دینے کے لئے کہنا جب خدا تعالےٰ اس کے ہاں لڑکا دیدے دعا کو بیچنا نہیں بلکہ اس امیر کو دین و دنیا دونوں کی نعما سے متمتع ہونے کا طریق بتانا ہے ؛

کون نہیں جانتا۔ کہ بعض اوقات انسان اپنے اعمال کی شامت سے ہی خدا تعالےٰ کے کئی انعامات سے محروم رکھا جاتا ہے اور اگر کوئی سچے دل سے قربانی کر کے خدا تعالےٰ کو راضی کرے۔ تو خدا تعالےٰ محرومی کے داغ کو دور کر دیتا ہے۔ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امیر کبیر کو خدمت دین کے لئے مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اور اپنی مراد کو پہونچنے کے لئے اپنے روپیہ سے دینی خدمت کرنے کا صرف وعدہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن چونکہ اس کے دل میں مال و دولت کی محبت کا اس قدر غلبہ تھا۔ کہ خدا کی راہ میں اس میں سے کچھ دینے کا وعدہ کرنا بھی اس کے لئے دوبھر تھا۔ اس لئے ایک طرف تو وُہ کسی اجر کا مستحق نہ بن سکا۔ اور دوسری طرف اس کا مال اس کے کام نہ آیا بلکہ دوسروں کے پاس چلا گیا۔

غرض سیرت المہدی میں اس واقعہ کا جس رنگ میں ذکر ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش نظر ہر وقت دین کی خدمت کا مقصد ہی رہتا تھا۔ وہ خود بھی دن رات اسی میں منہمک رہتے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک فرماتے۔ اور یہ بات کسی عقل و فکر رکھنے والے کے نزدیک کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ظہور ۱۳۲۰ہش۔ ڈلہوزی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۴ تاریخ کو لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج شب کو ناساز رہی۔ اس وقت بھی اچھی نہیں۔ کل موٹر کے لمبے سفر اور یکدم سردی و بارش میں آنے کی وجہ سے جگر میں تکلیف ہوگئی حضور کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔ حضور کے اہل بیت اور خدام بخیر و عافیت ہیں ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں خیر و عافیت ہے ؛

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب کچھ زیادہ تکلیف ہے۔ حضرت مولوی صاحب احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ صحت کے لئے دُعا کی جائے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیکی اور بدی کے دو محرک

"اگر کوئی سوال کرے کہ شیطان دکھلاؤ تو کہہ دو کہ تمہارے اندر ہی اس کے خواص موجود ہیں۔ جیسے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان بیٹھے بٹھائے یکدفعہ ہی بدی میں ترقی کرنے لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا سے منکر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی نیکی میں ترقی کرنے لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر دو کششیں موجود ہیں۔ پس ان کا کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہے۔ باقی اشیاء کو بھی انسان نے آشنا ہی سمجھا ہے۔ سعادت کی یہ علامت ہے کہ خدا کی ہستی سے سیراب ہو کر اس کے موجود اور حاضر ناظر ہونے پر ایمان لائے۔ اور بڑی بات یہ ہے کہ گناہ سے پرہیز کرے۔ یہ بڑی آگ ہے۔ اس سے بچنے کا کوئی چارہ بجز معرفت الٰہی کے اور کوئی نہیں ہے۔ بندہ چونکہ خدا کی معرفت کا محتاج ہے۔ اس لئے خدا نے یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے جوں جوں اس راہ میں کوشش کرے گا توں توں در رحمت اس پر کھلتا جائے گا۔ دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جن کی ہستی کی بھی ہمیں خبر نہیں ہے۔ پھر ایسی چیزوں کے لئے سرگرداں ہونے سے کیا فائدہ۔ اور کونسی شے ہے کہ جس کی تحقیقات انسان نے پورے طور پر کر لی ہو۔ جو شے خدا نے اس کے واسطے چنداں مفید نہ سمجھی۔ وہ پورے طور پر اس پر نہیں کھولی۔ پس یہ جو ہر ایک شے کی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہے۔ تو کیا خدا بننا چاہتا ہے۔ جس راہ پر انسان پہونچ نہیں سکتا۔ چاہیئے کہ اسے چھوڑ دیوے انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قانع رہنا چاہیئے۔ اگر یہ توقع رکھے کہ آسمان کے درخت کا پھل آئیگا تو میں کھاؤنگا۔ اگرچہ اس کا ہاتھ بھی وہاں نہیں پہونچتا۔ تو پھر وہ مجنون ہے۔ ہاں جب خدا اس کی فطرت کو ایسا بنادیگا کہ آسمان تک پہونچ سکے۔ تو پھر آسمان کے درخت کے پھل بھی کھا سکے گا۔" (البدر ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء)

"الفضل" کا خاص پرچہ رعایتی قیمت پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو مضمون مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کے ایک مضمون کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کی کچھ کاپیاں تحریک جدید نے الفضل والوں سے خرید لی ہیں۔ تاکہ احباب نہایت کم قیمت پر یعنی اڑھائی روپے سینکڑہ کے حساب سے (گویا ۲۴ صفحات کے پرچہ کے لئے دو پیسے فی پرچہ سے بھی کم قیمت پر) حاصل کر کے غیر مبائعین اور غیر احمدیوں میں تقسیم کر سکیں۔ اس قیمت میں محصول ریلوے شامل ہے۔ لہذا احباب بہت جلد مطلوبہ تعداد سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ اور ریلوے سٹیشن کا نام بھی تحریر فرمائیں ؛

انچارج تحریک جدید

۲۴ جولائی کی بجائے ۱۸ جولائی کر لیں

۱۴ اگست کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے ابتدا میں ہی جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ذکر فرمایا ہے۔ کہ آپ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں مولوی محمد علی صاحب کے مضمون کے ایک حصہ کا جواب دے چکے ہیں۔ وہاں اس خطبہ کی تاریخ ۱۸ جولائی کی بجائے ۲۴ جولائی چھپ گئی ہے۔ احباب درست کر لیں ؛

یورپین حکومتوں کی خودغرضیاں

دُنیا میں لڑائیاں۔ جھگڑے۔ جنگیں اور فسادات جیسا کہ بعض گزشتہ پرچوں میں بتایا گیا ہے۔ لالچ۔ طمع حرص و آز اور دوسروں کی مملوکہ اشیاء پر حریصانہ نگاہ رکھنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اسلام نے ان سب باتوں سے منع کر دیا ہے۔ اور صرف خدا کی خاطر جنگ کو جائز قرار دیا ہے۔ اس لئے صرف یہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی تعلیم دُنیا میں امن قائم کر سکتی ہے۔ یورپ کی مہذب اور متمدن اقوام جن مقاصد کے لئے جنگیں کرتی ہیں۔ ان کا دلچسپ نمونہ گزشتہ جنگ عظیم کے بعض واقعات سے پیش کیا جاتا ہے :۔

جُون ۱۹۱۴ء میں آسٹریا کا ولی عہد ایک سروی انارکسٹ کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور اس سے یورپ میں جنگ کا وُہ مواد پھوٹ پڑا۔ جو سالہا سال سے اندر ہی اندر پک رہا تھا۔ آسٹریا نے سرویا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اور جرمنی اس کا ہم نوا ہو گیا۔ روس۔ فرانس، انگلستان اور اٹلی اپنی مختلف اغراض کے پیش نظر ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہُوئے :۔

یہ اتحاد کس طرح قائم ہُوا۔ اور اس کی تہ میں کیا کیا اغراض تھیں۔ اس کو نظر انداز کرتے ہُوئے ہم یہ بتاتے ہیں۔ کہ جنگ کے دَوران میں ان کی نیتیں ایک دُوسرے کے متعلق کیا تھیں۔ اور وُہ کیا خفیہ مقاصد تھے۔ جو انہیں امن وچین سے نہ بیٹھنے دیتے تھے :۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ جنگ دراصل آسٹریا نے سرویہ سے شروع کی تھی اور باقی اقوام کسی نہ کسی فریق کی مدد کے بہانہ اس میں شامل ہو گئی تھیں لیکن ۱۹۱۷ء میں آسٹریا کے بادشاہ کارل نے کوشش کی۔ کہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر انگلستان فرانس اور اٹلی وغیرہ سے صُلح کر لے۔ اس مقصد کے لئے اس نے بوربون کے شہزادہ Sixte کی معرفت ان حکومتوں سے صلح کی گفت وشنید کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے تمام حالات شہزادہ موصوف نے ایک کتاب کی صورت میں Austria Peace offer. کے نام سے شائع کر دیئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگلستان۔ اور فرانس نے اٹلی کو جنگ میں شامل کرنے کے لئے اس سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ جنگ فتح کرنے کے بعد آسٹریا کا جنوبی علاقہ اس کے قبضہ میں دے دیا جائے گا۔ اب آسٹریا کی طرف سے جو صلح کی کوشش شروع ہوئی۔ تو اٹلی نے اس کی شدید مخالفت کی۔ کیونکہ وُہ جانتا تھا۔ کہ اگر صلح ہو گئی۔ تو آسٹریا کا وُہ علاقہ اسے ملنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی

فرانس چاہتا تھا۔ کہ آسٹریا کو جرمنی سے توڑ لیا جائے۔ اس لئے وُہ صلح کا پُر زور حامی تھا۔ اور اس نے اٹلی کو بھی اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی۔ لیکن بے سُود۔ فرانس والوں کو یہ خطرہ تھا۔ کہ اگر اٹلی کو رضامند کئے بغیر آسٹریا سے صلح کر لی گئی۔ تو اٹلی جرمنی سے جا ملے گا۔ چنانچہ ایم پال کامبون نے جو ان ایام میں برطانیہ میں فرانسیسی سفیر تھے۔ پرنس Sixte سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اٹلی کی حرص اسے ہر قسم کی بدمعاشیوں پر آمادہ کر سکتی ہے (کتاب مذکور صفحہ ۱۰۳)

پھر ایک اور موقعہ پر کہا۔ کہ:۔ "اٹلی نے بار بار اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ وُہ جنگ میں محض ان علاقوں کو حاصل کرنے کے لئے شریک ہُوا ہے۔ جن کو وُہ آسٹریا سے حاصل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔" (صفحہ ۱۷۱)

ایک اور فرانسیسی مدبر ایم ژول کامبون نے جو پہلے برلن میں فرانسیسی سفیر تھا۔ کہا۔ کہ "اگر آسٹریا سے صلح کر لی گئی تو بلا شک اس صلحنامہ پر دستخط ہوتے ہی اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر اٹلی جرمنی کی گود میں ہوگا۔" (صفحہ ۳۸)

اور "اٹلی ہمارے لئے کچھ نہیں کرے گا۔ وُہ صرف ایک ہی خیال رکھتا ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد جب دُوسرے حلفاء بالکل تھک کر چُور ہو چکے ہوں۔ تو وُہ اقتصادی جدوجہد میں ان پر سبقت لے جانے کی کوشش کرے۔" (صفحہ ۱۷۳)

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان اتحادیوں میں ایک دوسرے کے متعلق خلوص۔ ہمدردی۔ اور وفاداری کے جذبات کہاں تک پائے جاتے تھے۔ اور حلفاء کے ایک دُوسرے کے متعلق کیا ارادے اور کیا آراء تھیں :۔

اٹلی کی طرف سے اس قدر شدید مخالفت دیکھ کر فرانس نے آسٹریا سے کہا۔ کہ تم اپنے وُہ علاقے جن پر اٹلی کی نگاہ ہے۔ اسے دے دو۔ تو صلح ہو سکتی ہے۔ اور اس کے بدلہ میں ہم تمہیں جرمنی کے سلیشیا اور بویریا کے علاقے اس سے چھین کر دے دیں گے۔ اب غور فرمایئے۔ کس قدر خود غرضی ہے۔ آسٹریا جرمنی کا حلیف ہے۔ اس کے اعلانِ جنگ پر جرمنی گویا اس کی امداد کے لئے میدان جنگ میں اُترا۔ دونوں مل کر اپنے دُشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن آسٹریا اندر ہی اندر صلح کے لئے کوشاں ہے۔ اور فرانس اسے اس کے حلیف کے علاقے بطور رشوت پیش کرتا ہے۔ مگر وُہ اتنا بھی نہیں کہتا۔ کہ میں اپنے حلیف کا کوئی علاقہ نہیں لے سکتا۔ بلکہ صرف یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ میں اس وعدہ پر کیوں مطمئن ہو جاؤں۔ جبکہ اس امر کی کوئی گارنٹی نہیں۔ کہ فرانس جرمنی سے یہ علاقے حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے گا۔ یا نہیں۔ (صفحہ ۱۳۹)

اتحادیوں کی مختلف حکومتوں میں بھی بعض معاہدات اندر ہی اندر دورانِ جنگ میں ہو چکے تھے۔ ۱۹۱۷ء میں جب روس میں انقلاب ہُوا۔ تو انقلابیوں نے ان تمام معاہدوں کو شائع کر دیا تھا مثلاً روس اور فرانس میں ایک معاہدہ یہ ہُوا تھا۔ کہ السیس اور لورین کے جرمن صُوبے نیز دریائے رائن کے مغرب میں جرمنی کا جتنا علاقہ ہے۔ سب کا سب فرانس سے ملحق کر دیا جائے گا۔ اس تجویز کو روس اور فرانس نے اپنے حلیف انگلستان سے پوشیدہ رکھا تھا۔

روس کے ساتھ بھی ۱۹۱۵ء میں ایک خفیہ معاہدہ ہو چکا تھا۔ اور وُہ یہ کہ جنگ کے بعد درہ دانیال باسفورس۔ قسطنطنیہ اور ایشیائے کوچک کا مشرقی حصہ اس کے قبضہ میں دے دیا جائے گا :۔

انگلستان اور فرانس نے باہم بعض معاہدات دوسروں سے خفیہ طور پر کر رکھے تھے :۔

یہ اور اسی قسم کے بعض اور معاہدات تھے۔ جن سے ان اقوام کی ذہنیتیں پُوری طرح آشکار ہوتی ہیں۔ اور صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ دُنیا میں بدامنی اور فساد کی حقیقی بنیاد کیا ہے۔ اور کیوں امن قائم نہیں ہوتا۔ جو لوگ دوستوں سے یہ سلوک کرنے اور اس طرح ان کو نظر انداز کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔ دُشمنوں کو ان سے کیا امید ہو سکتی ہے :۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت پر واضح شہادتیں

حضرت مسیح موعودؑ کا دعوےٰ نبوت

میاں محمد صادق صاحب لکھتے ہیں "حضرت صاحب کا شروع سے لے کر اخیر تک امتی نبی یعنی محدث و مجدد ہونے کا دعوےٰ تھا" پھر لکھتے ہیں۔ "ان کا دعوےٰ امتی نبی ظلی نبی یعنی محدث و مجدد ہونے کا تھا۔ اور اس سے ایک حرف بھی زیادہ نہیں"

ذرا آگے چلکر میاں صاحب ادعا کرتے ہیں کہ "انہی معنوں میں ابتدائے زمانۂ احمدیت سے لے کر اب تک حضرت مسیح موعود کے متعلق الفاظ نبی و رسول استعمال ہوتے چلے آئے ہیں" (پیغام ۳۰ جولائی)

ان عبارتوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بیشک جماعت احمدیہ کے سب افراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے الفاظ نبی و رسول استعمال کرتے آئے ہیں۔ مگر اس لفظ نبی و رسول سے مراد صرف مجدد و محدث تھا۔ اسکے سوا کچھ نہیں:

اکابر غیر مبائعین کی حلفیہ شہادت

چونکہ میاں محمد صادق صاحب نے اپنے مندرجہ بالا بیان کے متعلق لکھا ہے کہ "یہی وہ دعوےٰ ہے جسکا جماعت احمدیہ لاہور شروع سے لے کر اب تک ببانگ دہل اعلان کرتی چلی آئی ہے" اس لئے "جماعت احمدیہ لاہور" کے دو اعلان درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) "معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے۔ کہ اخبار ہذا (پیغام صلح لاہور) کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔

ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء صلہ ۲)

(۲) "ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپکی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے۔"

(پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء صہ ۳)

میں اس جگہ میاں محمد صادق صاحب اور دیگر غیر مبایع دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ چند منٹ کے لئے خالی الذہن ہو کر غور کریں۔ کہ کیا ان اعلانات کا جو ببانگ دہل اور خدا کو حاضر ناظر جان کر کئے گئے ہیں۔ کہ "حضرت صاحب صرف مجدد و محدث ہیں اس سے ایک حرف زیادہ نہیں؟"

اگر ان کی ضمیر کہے کہ نہیں ان اعلانات کا یہ مطلب نہیں بلکہ ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء کے آخر تک "جماعت احمدیہ لاہور" اور اس کے اکابر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الواقع نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے تھے۔ تو وہ جرأت سے کام لے کر یا تو یہ اعلان کر دیں۔ کہ ہم نے عقیدہ بدل لیا ہے۔ ہمارا صحیح عقیدہ وہ ہے جو ہم نے ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کا انکار کر کے اور قادیان کے مرکز سے علیحدہ ہو کر اختیار کیا۔ یا پھر یہ اعلان کریں۔ کہ ہم آج بھی ان اعلانات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اس موقعہ پر یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ اصل جماعت احمدیہ آج بھی اسی عقیدہ پر قائم ہے۔ جس کا ذکر پیغام صلح کے مندرجہ بالا حوالہ جات میں کیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی حلفیہ شہادت

یہ جاننے کے لئے کہ جماعت احمدیہ ابتدا سے آج تک کن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے "نبی و رسول کے الفاظ" استعمال کرتی رہی ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک بیان بہترین رہنما ہے۔ ۱۹۰۴ء میں مولوی کرم الدین صاحب بھین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعوےٰ ازالہ حیثیت عرفی کیا۔ کیونکہ حضور نے اسے کذاب لکھا تھا۔ گورداسپور میں ایک مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف الزام تھا۔ حضور کی طرف سے جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم وکیل تھے۔ سوال زیر بحث یہ تھا۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جائز تھا۔ کہ مولوی کرم الدین صاحب کو کذاب کہیں۔ اس تنقیح پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے سوال پر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو حسب ذیل بیان دیا۔ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوےٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

اس بیان کا واضح مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں۔ اور حضور کے مرید آپ کو اس میں سچا سمجھتے ہیں۔ اور دشمن جھوٹا اور مستغیث یعنی مولوی کرم الدین بھی حضور کے دشمنوں میں سے ہے اس لئے مکذب ہے۔ اور جو مدعی نبوت کا مکذب ہو وہ کذاب ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولوی کرم الدین صاحب کو کذاب کہنا بالکل جائز اور روا ہے۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اسی مقدمہ میں ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو مولوی کرم الدین صاحب کے سوال پر مولوی محمد علی صاحب نے حلفاً بیان کیا۔ کہ "مرزا صاحب دعوےٰ نبوت کا اپنی تصنیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوےٰ نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔ مسیلمہ مدعی نبوت تھا میں اس کی نبوت سے منکر ہوں۔ مسیلمہ مجھے کذاب کہہ سکتا ہے اگر موجود ہو۔"

اس بیان میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ (۱) حضرت مسیح موعود نے دعوےٰ نبوت کیا۔ (۲) آپ نے یہ دعوےٰ اپنی تصانیف میں درج کیا (۳) یہ دعوےٰ غیر تشریعی نبوت کا ہے۔ (۴) ایسی نبوت کے مدعی کا مکذب از روئے قرآن مجید کذاب ہے۔ (۵) مسیلمہ بھی مدعی نبوت تھا مگر وہ جھوٹا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک سچے مدعی نبوت ہیں۔

اب غیر مبایع اصحاب ان امور پر غور کریں۔ اور بتلائیں کہ کیا مولوی صاحب کے حلفیہ بیان میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں دیا گیا۔ اور جسے خواجہ کمال الدین صاحب کی بھی تائید حاصل ہے۔ یہ مراد ہو سکتی ہے۔ کہ نبی سے مراد صرف مجدد ہے۔ اس سے ایک حرف زیادہ نہیں۔ کیا مجدد کا دعوےٰ کرنا ضروری ہے۔ اور کیا اس کا مکذب از روئے قرآن مجید کذاب ہوتا ہے؟ بھائیو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی صاحب نے یہ بیان غلط دیا۔ مگر آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس بیان میں مدعی نبوت سے مراد مدعیٔ مجددیت ہے۔ کیونکہ اس سے ساری بنیاد ہی باطل ہو جائے گی۔ بلکہ مولوی صاحب پر حلف دروغی کا مقدمہ چل سکے گا۔ پھر غور کریں۔ کہ ان دونوں حصوں میں تین مدعیان نبوت کا ذکر مولوی محمد علی صاحب نے کیا ہے۔ (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) مسیلمہ کذاب۔ مولوی محمد علی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوےٰ نبوت میں راستباز تسلیم کیا ہے۔ اور ان کے مکذب کو کذاب قرار دیا ہے۔ اس تشریح سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ نبوت کی تکذیب کرنے والا شخص خواہ کوئی ہو کذاب ہے۔

میاں محمد صادق صاحب بتلائیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی اس حلفیہ شہادت سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

تجلیات الٰہیہ کی عبارت پر اظہار حیرانی

میاں محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:۔

"میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں اس کتاب (تجلیات الٰہیہ) کے اس مقام پر پہنچا۔ جہاں حسب ذیل تحریر موجود ہے:۔

"نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالےٰ کی یہ مراد ہے۔ کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت کی پیروی سے پایا ہے۔ نہ براہ راست"

(پیغام صلح ۳۰ جولائی)

مندرجہ بالا عبارت تجلیات الٰہیہ ص۹ کے حاشیہ پر درج ہے۔ جس پر یہ حسب ذیل حاشیہ ہے:۔ "پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے۔ اور اپنی شامت اعمال ان پر تھاپ دی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۸ و ۹)

تعجب ہے کہ میاں محمد صادق صاحب کو متن کی عبارت پڑھ کر تو حیرانی نہ ہوئی۔ لیکن جونہی ان کی نظر حاشیہ پر پڑی۔ ان کی حیرانی کی حد نہ رہی۔ العجب۔ میاں صاحب خوب جانتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بغیر نئی شریعت کے امتی نبی مانتے ہیں۔ یعنے آپ کو مقام نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملا ہے نہ براہ راست۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر حاشیہ کی اس عبارت پر میاں محمد صادق صاحب کی افسردگی خوشی سے کیوں بدل گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حاشیہ میں چونکہ "تجدید دین کے لئے مامور" کا لفظ مذکور ہے۔ لہذا غیر مبایع مضمون نگار کو متن کی عبارت سے جو کوفت ہو رہی تھی وہ اس لفظ سے دور ہو گئی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"تجلیات الٰہیہ حضرت صاحب کی آخری تصانیف میں سے ہے اور مسلمہ طور پر ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریر ہے۔ لفظ نبی کی یہ وہ تعریف ہے جو حضرت صاحب نے ازالہ اوہام کے وقت سے لے کر آخری وقت تک کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "ابتداء سے یہی مقرر ہے کہ مسیح اپنے وقت کا مجدد ہو گا"

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۱۵۱)

معلوم ہوا۔ کہ میاں صاحب اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے مجدد کا لفظ اور اپنا مقصد تجدید دین بیان فرمایا ہے۔ اس لئے آپ نبی نہیں۔ کیونکہ ان کے زعم میں نبی اور مجدد متضاد ہیں۔

نبی مجدد بھی ہوتا ہے

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل دو حوالجات فیصلہ کن ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "ایک عقلمند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے۔ اور روحانیت کو کھو چکے تھے پس ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے"

(لیکچر سیالکوٹ ص۵)

(۲) "یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ حضرت موسیٰ کی وفات پر چودھویں صدی گزر رہی تھی۔ اور اسرائیلی شریعت کے زندہ کرنے کے لئے مسیح چودھویں صدی کا مجدد تھا" (مسیح ہندوستان میں ص۲۷)

امید ہے کہ اب میاں محمد صادق صاحب کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے مجدد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ لہذا آپ نبی نہیں ہیں۔

تجلیات الٰہیہ میں دعویٰ نبوت

جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے (۱) جس کے ساتھ کثرت سے قطعی و یقینی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہو (۲) اور جس پر کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار ہو (۳) اور جس کا نام خدا نبی رکھے۔ نبی کی اس تعریف کے رو سے امت محمدیہ میں آج تک صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہوئے ہیں (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱) اب دیکھئے رسالہ تجلیات الٰہیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا دعویٰ فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۶)

(۲) "یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے ص۲۰

(۳) "اور میں اسی (خدا) کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحٰقؑ اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور اور موسیٰؑ سے اور مسیح بن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا۔ کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا" ص۲۴

نوٹ:۔ غیر مبایع دوست غور کریں۔ کہ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف نبیوں کے نام لئے ہیں۔ ایک بھی مجدد کا نام نہیں لیا۔ کیا یہ اس لئے تھا کہ حضرت اقدس نبی نہ تھے بلکہ صرف مجدد تھے؟ خدارا غور کرو۔

(۴) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی" (ص۲۵)

(۵) "کیا یہ ایمانداری تھی کہ پیشگوئیوں کی ایک عظیم الشان فوج کو جن کی سچائی پر لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ کالعدم سمجھ کر ان سے کچھ فائدہ نہ اٹھانا۔ اور وعید کی ایک دو پیشگوئیوں کو جو خدا کے قدیم قانون کے موافق تاخیر پذیر ہو گئیں۔ بار بار پیش کرنا اگر یہی حال ہے۔ تو کسی نبی کی نبوت قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ ان وقفات کا ہر ایک نبوت میں نمونہ موجود ہے" (ص۱۹)

(۶) آئندہ زلازل کی پیشگوئی بیان کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی علم طبقات الارض کا اس تصریح اور تفصیل کو بتلا نہیں سکتا بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے۔ وہ اپنے خاص رسولوں کو یہ اسرار بتلاتا ہے نہ ہر ایک کو۔ تا دنیا کے لوگ کفر اور انکار سے بچ جائیں۔ اور تا وہ ایمان لائیں اور جہنم کے عذاب سے نجات پائیں" (ص۱۳)

(۷) "اسی کے مطابق قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ رسولوں کو غیروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی کھلا کھلا غیب صرف برگزیدہ رسول کو عطا کیا جاتا ہے۔ غیر کو اس میں حصہ نہیں۔ سو ہماری جماعت کو چاہیئے جو ٹھوکر نہ کھائیں۔ اور ان غیروں کو جو میرے مقابل پر ہیں۔ اور میری بیعت کرنے والوں میں داخل نہیں ہیں کچھ بھی چیز نہ سمجھیں۔ ورنہ خدا کے غضب کے نیچے آئیں گے" (ص۷)

تجلیات الٰہیہ کے ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت کا ہے۔ صرف

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج

چوہدری سردار محمد صاحب نسیم چک ۹/۱۱ ب جو شروع تحریک میں بوجہ طالب علمی حصہ نہ لے سکے۔ اور اب عرصہ چار سال سے ٹی۔ بی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ احباب بھی ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ سات سال کا چندہ ۳۶/۵/- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیج کر لکھتے ہیں۔

بندہ کا ارادہ کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ لیکن جو رقم اس عاجز کے پاس ہے۔ وہ پہاڑ کے اخراجات کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے نہیں جا سکا۔ حضور کا خطبہ چندہ تحریک جدید کے متعلق اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ خیال کیا۔ کہ عاجز نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ مگر بعض اشخاص توفیق ملنے پر سابقہ سالوں کا اکٹھا چندہ بھی ادا کر دیتے ہیں اور حضور اسے قبول فرما لیتے ہیں۔ سو کیوں نہ یہ رقم تحریک جدید کے چندہ میں دے دی جائے۔ اللہ تعالےٰ میرے علاج کا خود کفیل ہوگا۔ اور بہترین سامان پیدا کر دے گا۔ لہٰذا ۳۶/۵/۱ ارسال حضور ہیں۔ قبول فرما کر عاجز کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور اس مرض سے صحت کی دعا فرما دیں۔ (حضور نے آپ کی سات سالہ رقم منظور فرماتے ہوئے آپ کو جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا اور دعا فرمائی اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے) وہ اصحاب جو کسی نہ کسی وجہ سے پہلے تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکے مگر اب اللہ تعالےٰ نے ان کو توفیق عطا فرما دی ہے۔ وہ اب بھی شامل ہو کر سات سالہ چندہ دے سکتے ہیں۔ احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ذیل یاد رہنا چاہیئے فرمایا:۔

"اگر کوئی شخص دین کی خدمت سے غافل رہتا ہے۔ اور قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے باوجود کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں مرنے کے بعد اسے جنت ملے گی۔ اور خدا تعالےٰ کے انعام اس پر ہونگے۔ تو وہ کس منہ سے ایمان کا دعویٰ کر سکتا ہے"

[illegible] تحریک جدید سال [illegible] شامل ہیں۔ وہ اپنے وعدہ کی رقم ۳۱ر اگست کی شام تک مرکز میں پہنچا دیں۔ یہ ادائیگی ان کو اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحموں کا وارث بنائیگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

میاں عبد اللہ صاحب جمبٹ ۵/۵
" اسمٰعیل صاحب " ۵/۵
بی بی صاحبہ " ۵/۵
عبد الکریم صاحب بھاؤ نگر ۶/۴
فضل بیگم اہلیہ حکیم محمد قاسم صاحب للہ موسیٰ ۵/-
جمیلہ خاتون اہلیہ بابو محمد اسحٰق صاحب عابد دارالبرکات ۱/۱۲/- آپ نے وعدہ ۱۶/- کا کیا۔ مگر ۵/- اضافہ کے ساتھ ۲۱/- ادا کئے جزاہم اللہ احسن الجزاء
والدہ صاحبہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب دارالانوار ۱۱/۴
مستری وزیر محمد صاحب دارالفتوح ۵/۲
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب " ۱۰/۸
امۃ الرحمٰن صاحبہ مدرسہ نصرت قادیان ۱۵/۳ آپ باوجود اب کوئی آمد نہ ہونے کے پہلے طریق پر چندہ دے رہی ہیں۔

چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۲۷ گوکھووال ۵/-
شیخ محمد حسین صاحب ملتان شہر ۵۳/-
ملک محمد احمد صاحب ملک وال ۶/-
میاں محمد عالم صاحب چک سکندر ۵/-
چوہدری غوث خان صاحب سارچور ۵/۳
" غلام نبی صاحب کوٹ احمدیاں سندھ ۵/۶
اے۔ ایم۔ اے شیخ فاطمہ ساتاں کولم ۷/۸
چوہدری سردار خان صاحب سیالکوٹ ۴۰/-
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ ۲۱/-
سید محمد شریف صاحب سیالکوٹ ۱۱/-
مہر محمد شریف ولد اردڑ اصاحب " ۵/۴
میاں غلام محمد صاحب " ۸/۲
مرزا محمد شریف بیگ صاحب زیرہ غازیخان ۱۲/-

میاں محمد اقبال صاحب زرگر لاہور ۱۴/-
بابو محمد افضل صاحب معہ اہلیہ فیروز پور شہر ۸/-
استانی عائشہ بیگم صاحبہ " ۱۷/-
مولوی عنایت اللہ خان صاحب سماٹہ گڑھی ۱۱/-
حکیم الدین صاحب شاہجہان پور ۵/۴
نشاد احمد صاحب " ۵/۸
مولوی نور الدین صاحب ترگڑی ۵/۲
قریشی محمد اقبال احمد صاحب لدھیانہ ۷/-
میاں رمضان احمد صاحب ودلیوالہ لاہور ۸/۱۲
مستری دین محمد صاحب ڈیرہ بابا نانک ۵/-
چوہدری محمد شفیع صاحب انسپکٹر بنک ظفروال ۳/-
سید نصیر احمد شاہ صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور ۶/۸
سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نیروبی ۱۰/- شلنگ
سردار بیگم صاحبہ خادمہ حضرت اماں جان صاحبہ ۶/-
اقبال خاتون اہلیہ شیخ محمد صاحب بٹالہ ۵/۸
ماسٹر گل محمد صاحب میرک منٹگمری ۸/۴
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب دفتر اخبار الفضل ۲۲/- خواجہ صاحب قریباً اپنی ایک ماہ کی آمدنی کے برابر ہر سال چندہ دے رہے ہیں۔ باوجود وقت پر تنخواہ نہ ملنے کے خود تنگی اٹھاتے ہیں۔ اپنی جان پر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر اپنے امام پاک کے حضور کئے ہوئے وعدے کو حضور کی آواز پر پورا کرتے ہیں۔ مومن کو ایسی ہی شان سے وعدہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور وہ جو پورے نہیں کر سکے وہ ۳۱ر اگست تک وعدے پورے کریں۔
میاں محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹی دارالعلوم ۳۱/-
منشی محبوب عالم صاحب معہ اہلیہ نیلہ گنبد لاہور ۵۹/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب حیدرآباد سندھ ۱۰/-
صوفی رحمت اللہ صاحب دیب گراں ۱۲/۹
میاں فضل الٰہی صاحب لالہ موسیٰ ۵/۹
ماسٹر محمد یوسف علی صاحب منٹگمری ۹/۱
چوہدری عزیز اللہ صاحب باجوہ شملہ ۶۱/-
بابو سردار احمد صاحب حویلیاں ہزارہ ۱۸/۸
ایم کریم بخش صاحب چک نمبر ۱۳۰ لائلپور ۴۷/۴
اصغر علی صاحب چک ۲/۱۰ R منٹگمری ۷/۸
میاں علم الدین صاحب گھیوہ باجوہ ۵/۸
مولوی فتح علی صاحب دوالمیال ۵/۲
محمد صادق صاحب اٹھوال ۵/-
سردار محمد خان صاحب چک ۶/۱۱ ب ۵/۶ دسال ہائے ماسبق

منشی فضل الرحمٰن صاحب شملہ ۱۳/-
بابو محمد بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون ۲۴/-
میاں عبد اللہ صاحب حلوائی کوئٹہ ۲۲/-
چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے ہوسٹل لاہور ۷۱/-
سید عبد الرشید صاحب وزیر آباد ۱۱/-
بابو عبد الرحمٰن صاحب " ۷/-
اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الحمید صاحب لاہور ۲۲/-
شیخ فیروز الدین صاحب بہاولنگر ۷/۴
" اقبال الدین صاحب " ۲۵/-
مستری محمد یعقوب صاحب " ۵/۸
ملک معراج الدین صاحب ہبانیہ عراق ۸۵/-
اللہ بخش صاحب پھیرو چیچی ۵/-
رحمت اللہ صاحب " ۶/۴
فضل الدین صاحب " ۵/-
شیخ عبد العزیز صاحب پٹواری دارالفضل ۶/۸
ایم عبد الغنی صاحب پہاڑنگ چک ۲۶ ۵/۳
چوہدری عنایت اللہ صاحب معہ اہلیہ بہلول پور ۴۰/۱
چوہدری ثناء اللہ صاحب والد مرحوم معہ اہلیہ بہلول پور ۷/۱
سیدہ خورشید بیگم صاحبہ دارالرحمت ۵/۶
بابو عبد المجید صاحب انبالہ شہر ۶/۱۳
چوہدری رحیم داد خان صاحب ہبانیہ عراق ۷۵/۴
مرزا فتح محمد صاحب " ۱۶/۸
A. H. Zeadaly ماریشس ۱۸/-
Ayoub Bhaummoo ماریشس ۱۱/-
چوہدری محمد الدین صاحب عزیز پور ڈڈگری ۱۶/۱۲
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈڈگری ۱۲/۸
چوہدری سردار خان صاحب " " ۵/۱۲
" رحمت خان صاحب " " ۵/۱۲
" حسن الدین خان صاحب " " ۵/۱۲
" نذیر احمد صاحب " " ۵/۱۲
" احمد الدین صاحب " " ۵/۱۲
" رحمت خان صاحب گنج " " ۱۲/-
محترمہ حیات بی بی صاحبہ " " ۵/۷
ڈاکٹر مدد بخش صاحب پنشنر گوجرات ۶/۴
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب گوجرات ۵/۸

(رباقی) خاکسار۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وی پی وصول کرلئے جائیں!

گذشتہ اعلانات کے مطابق ان احباب کی خدمت میں جنکا چندہ "الفضل" ۲۰ ۔ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی۔پی ارسال کردیئے گئے جن احباب کی طرف سے چندہ ۱۱ ۔ اگست تک وصول ہوچکا ہے۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کے متعلق اطلاع آچکی ہے۔ اُن کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ وی۔پی وصول فرمالیں۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس صورت میں جبکہ نہ بروقت چندہ ادا کیا جائے اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع دی جائے دی۔پی واپس کردینا نہایت نامناسب امر ہے۔ جس سے احباب کو حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔

"منیجر"

مولوی محمد علی صاحب کے اقرارات

مولوی محمد علی صاحب رسالہ "ریویو" کی اڈیٹری کے زمانہ میں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی لکھتے رہے، اس کی تفصیل کیلئے رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل ملاحظہ فرماویں۔ جو رعایتی قیمت یعنی دو روپے فی فائل کے حساب سے آپ ہم سے طلب کرسکتے ہیں۔

ان فائیلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جو اور کسی جگہ ابھی تک نہیں شائع ہوئے۔ اس لئے بھی ان کا مطالعہ ضروری ہے بعض سالوں کے فائیلوں کے صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ اور اسکے بعد وہ نایاب ہوجائیں گے۔ اسلئے جلد سے جلد یہ بیبہا خزانہ حاصل کریں۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے مجلد کی قیمت فی فائل اڑھائی روپے ہے۔

منیجر رسالہ "ریویو" اردو قادیان (پنجاب)

مفت

ایک ہزار روپیہ ماہوار کمائیں

اگر آپ ایک ہزار روپیہ ماہوار کمانے کے خواہشمند ہیں۔ تو جلد فرنیچ گولڈ کی ایجنسی اپنے قصبہ یا شہر کیلئے حاصل کریں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اصلی سونے کی مانند کوٹا اور پگھلایا جاسکتا ہے۔ اسکی رنگت میں بالکل فرق نہیں پڑتا۔ اس سونے سے تیار شدہ ہر قسم ہر فیشن اور ہر ڈیزائن کے زیورات ہم سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔ ۶ تولہ فرنیچ گولڈ ایک جوڑی چوڑیاں ایک جوڑی کانٹے دنبدے) اور ایک نئے فیشن کی انگوٹھی بطور نمونہ دستیاب ہوسکتے ہیں۔ محنتی دیانتدار اور بارسوخ ایجنٹوں کو ہر قسم کی مراعات دی جاتی ہیں۔

مفت۔ شرائط ایجنسی اور مکمل فہرست مفت حاصل کریں

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنیچ گولڈ سپلائی کمپنی (A. Q) ناہن انبالہ

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہیں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال کرنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ضرورت رشتہ

ایک شریف احمدی اور سید خاندان کے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا برسر روزگار ہے معقول تنخواہ اور اچھی گورنمنٹ سروس ہے۔ لڑکی بھی تعلیم یافتہ۔ خوش سیرت وصورت اور امور خانہ داری اور سلائی کشیدہ کاری وغیرہ کے کاموں سے بخوبی واقف ہے۔ رشتے شریف احمدی خاندان سے ہوں مفصل حالات بذریعہ خط وکتابت بنام "خ۔م۔ معرفت "الفضل" قادیان پنجاب" ہونی چاہیئے

تاجر صاحبان!

V وی وکٹری یعنی فتح کا نشان ہے

W ڈبلیو ویگنوں یعنی مال گاڑی کے چھکڑوں کا نشان ہے

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ جلد سے جلد فتح حاصل ہو۔ تو آپ ویگنوں کو جلد سے جلد فارغ کرکے فتح کے حصول میں امداد دیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۱۳ اگست ہر فان پاپن جرمن سفیر مقیم انقرہ آج اچانک طیارہ کے ذریعہ برلن روانہ ہو گیا۔ ترکش ریڈیو کا قیاس ہے۔ کہ جرمن پالیسی میں کوئی اہم تبدیلی ہونے والی ہے

نیویارک ۱۳ اگست مارشل پیٹان کے ایڈمیرل ڈارلاں کو نیشنل ڈفینس منسٹر بنا دینے سے جنرل ڈیگال کو ناراض کر دیا ہے۔ بہت جلد ان دونوں میں تصادم کی توقع ہے

لنڈن ۱۳ اگست برطانیہ اور روس کے سفراء نے دفتر وزارت خارجہ ترکی میں حاضر ہو کر ایک مشترکہ اعلان پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دونو حکومتیں اس امر کی توثیق کرتی ہیں۔ کہ دونو درہ دانیال اور باسفورس پر کبھی حملہ نہ کریں گی۔ اور اگر کسی یورپین طاقت نے ترکی پر حملہ کیا۔ تو دونو ترکی کی مدد کریں گی

لنڈن ۱۳ اگست جنرل ڈیگال کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ آزاد فرانسیسی فوج نے ہوائی چھتریوں سے اترنے والا ایک دستہ تیار کر لیا ہے۔ برطانیہ میں مقیم دیگر حکومتوں نے بھی ایسے دستے تیار کر لئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اگست مارشل پیٹان نے حکم دیا ہے۔ کہ فرانس کی تمام پولیٹیکل پارٹیاں خلاف قانون ہیں۔ انہیں فوراً توڑ دیا جائے۔ اور آئندہ کوئی پارٹی نہ بنائی جائے۔ پیٹان بعض بڑے بڑے افسروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے والے ہیں

انقرہ ۱۳ اگست ہٹلر روسی محاذ جنگ سے واپس آگیا ہے۔ اور ان دنوں برلن میں ہے۔

بخارسٹ ۱۳ اگست روسی بمباروں نے حملے کر کے دریائے ڈینیوب کا سب سے بڑا پل تباہ کر دیا ہے۔ یہ پل دنیا کے بڑے بڑے پلوں میں سے تھا۔ اس کے ٹوٹنے سے رومانیہ اور بحیرہ اسود کے مابین ملٹری ٹریفک بند ہو گیا ہے

لنڈن ۱۴ اگست پورٹ سعید میں جاپانی قونصل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ نہر سویز کے علاقہ میں بمباری کے بعد فوٹو لیتا ہوا پایا گیا تھا

لنڈن ۱۴ اگست آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات مورچہ کے کسی حصہ پر کوئی اہم لڑائی نہیں ہوئی۔ روسی ہوائی جہاز اپنی پیدل فوجوں کے ساتھ مل کر دشمن پر زنائے کے حملے کر رہے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اڈیسہ پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے

واشنگٹن ۱۴ اگست گذشتہ چار روز سے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی۔ نیویارک ٹائمز کا خیال ہے کہ وہ اٹلانٹک میں کسی جگہ مسٹر چرچل سے مل چکے ہیں،

ٹوکیو ۱۴ اگست جاپان کے ایک سابق وزیر اعظم کو جو موجودہ کیبنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ گو کوئی محکمہ ان کے پاس نہیں آج صبح قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک آدمی ان کے مکان پر ان سے ملنے گیا۔ اور جب وہ اس سے باتیں کر رہے تھے۔ اس نے جیب سے پستول نکال کر ان کی گردن پر گولی مار دی۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور امداد پہنچنے تک نہ چھوڑا۔ ان کی عمر ۷۳ سال کے قریب ہے

ٹوکیو ۱۴ اگست جاپان گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ جاپان کو سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے گھیرنا چاہتے ہیں۔ ہند چینی کے قبضہ پر یہی دونو زیادہ بگڑے ہیں۔ مگر ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہم پروگرام کے مطابق اپنا کام کرتے جائیں گے۔

شملہ ۱۴ اگست۔ انتظام کیا گیا ہے کہ بحری بیڑہ کے لئے ہندوستان میں تیرنے والی گودیاں تیار کی جائیں۔ یہ کام جلد شروع ہو جائے گا

احمد آباد ۱۴ اگست آج پھر یہاں بارش ہوئی۔ دریائے سابرمتی کا پانی بیس فٹ تک چڑھ گیا ہے۔ کئی لوگوں کے مکان زیر آب ہو گئے ہیں۔ میونسپلٹی نے ان کی مدد کے لئے ۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ دریائے مہیشوا کا پل ٹوٹ جانے کی وجہ سے بمبئی اور احمد آباد میں گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے مرمت پر دو ہفتہ کا وقت صرف ہوگا۔ لیکن اگر پانی اتر گیا۔ تو سواریوں کو ایک گاڑی سے اتار کر دوسری میں سوار کرنے کا انتظام چار روز میں ہو جائے گا۔ آبو روڈ کے شمال میں چھوٹی پٹری کی مین لائن بھی ٹوٹ گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست مسٹر اٹیلی نے لنڈن سے ایک بیان براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ اور مسٹر چرچل کے درمیان سمندر میں کسی جگہ ملاقات ہوئی ہے۔ دونوں کے ہمراہ سمندری فوجی اور ہوائی محکموں کے بڑے بڑے افسر بھی تھے۔ ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت لڑائی کے سامان کی سپلائی کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ لارڈ بیوربروک جو اب واشنگٹن جا رہے ہیں انہوں نے بھی اس گفتگو میں حصہ لیا۔ روس کو سامان جنگ بھیجنے پر بھی بحث ہوئی۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں متعدد ملاقاتیں ہوئی ہیں اور وہ اس امر پر غور کرتے رہے ہیں کہ ہٹلر اور اس کے ساتھیوں سے دنیا کی تہذیب کو جو خطرہ درپیش ہے اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد مسٹر اٹیلی نے وہ بیان پڑھ کر سنایا جو دونوں نے اکٹھا جاری کیا ہے اس میں وہ اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے دنیا کی حالت بہتر ہو سکتی ہے پہلی بات اس میں یہ بیان کی گئی ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کوئی ملک ہتھیا کر اپنی طاقت بڑھانا نہیں چاہتے۔ دوم وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ غیر ممالک کی سرحدات میں کوئی ادل بدل کریں۔ سوم وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر قوم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس حکومت کے ماتحت چاہے رہے۔ چہارم۔ ہم اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں کوشش کریں گے کہ دنیا کے تمام ممالک کو خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے فاتح ہوں یا مفتوح لڑائی کے بعد دنیا کے خام اور ریختہ مال میں سے برابر حصہ ملے۔ پنجم ہم چاہتے ہیں کہ تمام ممالک اقتصادی امور میں میل جول رکھیں۔ ششم جب نازی ظلم مٹا دیا جائے گا تو برطانیہ اور امریکہ دونوں مل کر ایسا امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے جس کے نتیجہ میں ہر ملک کے لوگ خوف اور بے چینی کو دور کر کے سلامتی سے اپنی زندگی کے دن گذار سکیں۔ آخر میں انہوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ جب تک ہتھیاروں میں کمی نہ کی جائے گی۔ اس وقت تک امن قائم ہونا مشکل ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست ایڈمرل ڈارلاں نے آج ایک براڈکاسٹ میں فرانس اور فرانسیسی نو آبادیات سے اپیل کی ہے کہ وہ وشی کو پوری پوری مدد دیں۔ انہوں نے کہا سب کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ میں پورا انصاف کروں گا اور کسی سے کوئی ظلم نہیں کروں گا۔ ایک مشہور امریکن نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امریکہ نے وشی کے متعلق جو نرم پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اس سے اسے چھٹی مل جائے گی۔ مسٹر کارڈل ہل نے کہا کہ میں وشی کے وزیر خارجہ کی چٹھی کا انتظار کر رہا ہوں اس کے بعد فرانس اور امریکہ کے تعلق کے متعلق بیان دیا جائے گا۔

شملہ ۱۴ اگست لارڈ ولنگڈن کی وفات پر حضور وائسرائے نے وزیر ہند کو ایک تار بھیجا ہے جس میں صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ایک قابل سیاستدان تھے۔ انہوں نے دو صوبوں کے گورنر اور ہندوستان کا وائسرائے رہ کر ملک کی بہت خدمت کی ہے اسی طرح آخر دم تک وہ حکومت کی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ لیڈی ولنگڈن کو ہمدردی کا پیغام پہنچا دیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر۔ غلام نبی